موضوع ہے' زیربحث آیا ہے۔ حضورؐ بھی ان سورتوں کو اکثر تلاوت فرماتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ اگر ان سورتوں کا مفہوم ذہن میں رکھ کر نماز میں پڑھا جائے تو مختصر بولوں میں دین کی بنیادی تعلیمات تازہ ہوتی رہتی ہیں اور ذہن نشین بھی ہوجاتی ہیں۔

دروس کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور فقرے' سمجھانے کا انداز' آیات کے اسباق کا عصری حالات پر انطباق اور آیات و الفاظ کے سیاق وسباق اور سورتوں کے مجموعی نظم کے حوالے سے توضیح' ان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ سورہ کے آغاز میں اس کا مختصر تعارف اور پھر اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک ایک آیت کی الگ الگ وضاحت' اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں اہم الفاظ کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ مختلف مفسرین کی آرا بھی بیان کی گئی ہیں۔ آیت کا ماسبق آیت سے اور سورہ کا ماسبق سورہ سے بالعموم ربط بیان کیا گیا ہے۔

مرحوم نے چونکہ مشرق و مغرب کی تہذیبی اقدار کا گہرا مشاہدہ کیا تھا اور قرآن فہمی میں بھی ان کو خصوصی دل چسپی تھی' اس لیے ان کے درسِ قرآن کا انداز جدید تعلیم یافتہ طبقے کی ذہنی اپروچ سے ہم آہنگ ہے۔ قرآن فہمی کے سامان کے ساتھ ساتھ مدرسینِ قرآن کے غوروفکر کے لیے اہم نکات بھی سامنے آتے ہیں۔ اس کے حصہ اوّل کا انتظار ہے۔ (ڈاکٹر اختر حسین عزمی)

بلوچستان میں شورش، نصرت مرزا۔ ناشر: رابطہ پبلی کیشن' ۱۰۷- یونی شاپنگ سنٹر' صدر' کراچی۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

بلوچستان آج توجہ کا مرکز ہے۔ اس موقع پر معروف کالم نگار نصرت مرزا نے بلوچستان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر' ایک ہمہ جہتی جامع مطالعہ 'بلوچستان میں شورش، چھاپہ مار جنگ، سرداری نظام' کے عنوان سے نہایت بروقت پیش کیا ہے۔ کتاب کیا ہے' بلوچستان کے قدیم و جدید حالات پر جامع انسائی کلوپیڈیا' جس میں مختلف مواقع پر طبع ہونے والے کالموں کا انتخاب' نواب اکبر بگٹی کے انٹرویو سے لے کر ان کی تحریر: 'بلوچوں کا فسانۂ زندگی' سردار اسلم رئیسانی' مولانا حسین احمد شرودی' سردار یعقوب ناصر' میر نصیر مینگل اور ڈاکٹر شعیب سڈل کے انٹرویو شامل ہیں۔ کتاب میں قوم پرستوں کے موقف کے ساتھ ساتھ پاکستان اور حکومت پاکستان کا موقف بھی

شامل کیا گیا ہے۔ پاکستان، بلوچستان اور گوادر کے بارے میں بنیادی معلومات کتاب کا حصہ ہیں، جب کہ بلوچستان پر پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ، بلوچستان میں انسانی حقوق اور صوبائی حقوق، ڈاکٹر شازیہ کیس کی تحقیقاتی رپورٹ سے کتاب کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔

بحیثیت مجموعی اس کتاب سے بلوچستان کی صورت حال کی صحیح تصویرکشی ہوتی ہے۔ مختلف نقشہ جات، تصاویر اور معلومات پر مبنی چارٹس سے کتاب کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ بلوچستان کے تازہ ترین حالات تاریخی پس منظر کے ساتھ جاننے کے خواہش مندوں کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی تحفہ ہے۔ (عمران ظہور غازی)

زلزلہ داستان، بشیر سومرو۔ ناشر: فہم پبلی کیشنز، کراچی۔ صفحات: ۱۷۱۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان میں آنے والا زلزلہ بلاشبہہ جانی و مالی نقصان کے اعتبار سے معلوم انسانی تاریخ کے عظیم زلزلوں میں سے ایک تھا۔ اہلِ پاکستان و کشمیر کبھی بھی اس زلزلے کی تباہ کاریوں کو شاید فراموش نہ کر پائیں۔ بشیر سومرو نے کمال یہ کیا ہے کہ ان علاقوں میں از خود جا کر حالات کا بچشم خود نہ صرف مشاہدہ کیا بلکہ متاثرین سے ملاقاتیں کر کے اَن گنت واقعات میں سے بہت سے واقعات کو مروجہ رپورٹنگ کے بے جان انداز کے بجاے وہ انداز اختیار کیا جس میں یوں لگتا ہے کہ گویا واقعات قارئین کی نظروں کے بالکل سامنے ہیں۔ روزنامہ اُمت کراچی کے رپورٹر کی حیثیت سے انھوں نے متاثرہ علاقوں سے یہ دل گداز اور پُرسوز داستانیں رقم کیں جسے کتابی صورت میں پیش کر کے ایک اہم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ کتاب میں بہت سی رنگین تصاویر بھی شامل ہیں جن سے قاری کے ذہن پر ان افراد کے چہرے بھی نقش ہو جاتے ہیں جن کی کہانیاں اس کتاب میں درج ہیں۔ یوں ایک مؤثر زلزلہ داستان ہمارے سامنے ہے۔ بشیر سومرو نے الفاظ کا صحیح استعمال کیا ہے، مثلاً ''شہر جس کا نام بالاکوٹ تھا اور وہ اب تہ و بالا ہو کر بکھرا پڑا تھا'' (ص ۱۹)۔

''پہلے والا مظفرآباد نہ تھا بلکہ یہ تو 'مظفر برباد' لگتا تھا''۔ (ص ۲۱)

پھر نہایت جامعیت کے ساتھ لفظوں میں تصویرکشی قاری کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، مثلاً: ''بالاکوٹ ہو یا مظفرآباد، ان شہروں اور قصبوں میں ہر شخص کہانی ہو چکا ہے۔ جس کو کھولو، اس کا